

## 65739-کیا تارک نماز کی بیوی کے لیے اپنی اور اولاد کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا جائز ہے؟

### سوال

کیا تارک نماز کی جانب سے ادا کرنا فطرانہ قبول کیا جائیگا؟

اور کیا تارک نماز کی بیوی کے لیے شوہر کی لامعہ میں اپنی اور اولاد کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

اگر تارک نماز نماز کا انکاری ہے تو علماء کرام کے اتفاق کے مطابق وہ کافر ہے، اور اگر وہ نماز کا اقرار کرتا ہے لیکن سستی و کاملی کی بنابر نماز ترک کرتا ہے تو بھی صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہے، اس کے دلائل مشور و معروف ہیں ان کا ذکر سوال نمبر (2182) کے جواب میں گزرنچہ ہے۔

اس قول کی بنابر تارک نماز کا نہ تو کوئی روزہ قبول ہوتا ہے اور نہ بھی حج اور زکاۃ، اور مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ ایسے شخص کے لیے اپنے آپ کو سپرد کرے حتیٰ کہ وہ توہہ کر کے نماز کی ادائیگی شروع نہ کر دے۔

اور بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنی جانب سے فطرانہ ادا کرے اور اگر اولاد کا بھی ادا کرے تو یہ بہتر ہو گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے سنتے ہیں :

”فطرانہ کی ادائیگی فرض ہے، اور یہ بالکل دوسرے واجبات و فرائض کی طرح ہے، ہر انسان کو بمقتضی خطاب کیا گیا ہے، چنانچہ آپ مخاطب ہیں کہ آپ اپنی جانب سے اپنا فطرانہ ادا کریں، چاہے آپ کا باب یا بھائی ہے، اور اسی طرح بیوی بھی مخاطب ہے کہ وہ اپنا فطرانہ خود ادا کرے چاہے اس کا خاوند بھی ہو۔“ انتہی

ویکھیں : فتاویٰ ایشیخ ابن عثیمین (18/261)۔

اس بنابر آپ اپنا فطرانہ ادا کریں، رہا اولاد کا مسئلہ تو اگر وہ چھوٹے ہیں آپ ان کی جانب سے فطرانہ ادا کر دیں، اور باب کے علم کے بغیر ادائیگی میں کوئی حرج نہیں۔

اور اگر وہ بڑے اور بالغ ہیں تو اگر ان کے پاس مال ہے تو وہ اپنا فطرانہ خود ادا کریں گے۔

واللہ عالم۔